88232- حیض کا غسل کرنے سے قبل عورت کا اپنے بال کاٹنا

سوال

کیا حیض کا غسل کرنے سے قبل عورت کے لیے بال کاٹنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

عورت کے لیے حیض کا غسل کرنے سے قبل یا بعد میں اپنے ناخن یا بال کاٹنے میں کوئی حرج نہیں؛ لیکن عورت اپنے بال کاٹنے وقت یہ خیال رکھے کہ اس میں اسے یہ خیال کرنا چاہیے کہ وہ مردوں یا کافرہ عورتوں کے مشابہ نہ ہوں.

عورت کے لیے سر کے بال کاٹنے کے جواز کی دلیل درج ذیل روایت میں پائی جاتی ہے :

امام مسلم رحمہ اللہ ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے بیان کرتے ہیں کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اپنے سروں کے بال کاٹا کرتی تھیں، حتی کہ ان کے بال وفرہ جتنے ہوتے تھے "

الوفرۃ کانوں سے نیچے بالوں کو کہتے ہیں.

صحیح مسلم حدیث نمبر (320).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

لگتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے یہ فعل آپ کی وفات کے بعد کیا ہے کیونکہ انہوں نے زینت ترک کر دی تھی، اور بال لمبے رکھنے کی انہیں کوئی ضرورت ہی نہ رہی تھی اور اپنے سروں کی دیکھ بھال میں تخفیف کے لیے ایسا کیا تھا.

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے یہی ذکر کیا ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایسا کیا تھا، نہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں، قاضی کے علاوہ دوسروں نے بھی یہی کہا ہے، اور یہ چیز متعین ہے، اور ان کے متعلق تو یہ گمان بھی نہیں کیا جا سکتا کہ انہوں نے یہ عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کیا تھا.

اور اس میں عورتوں کے لیے سر کے بال چھوٹے کرنے کی دلیل پائی جاتی ہے : واللہ تعالی اعلم " انتہی.

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عورت کے لیے اپنے بال کاٹنے میں ہمیں کچھ علم نہیں، ان کے متعلق سر کے بال منڈانے ممنوع ہیں، لہذا آپ کے لیے اپنے سر کے بال منڈانے جائز نہیں، لیکن انہیں کٹوا سکتی یا کم کروا سکتی ہیں اس میں ہم کوئی حرج نہیں سمجھتے.

لیکن یہ کام اچھے اور بہتر انداز میں جس پر آپ اور آپ کا خاوند راضی ہو ہونا چاہیے، آپ اس کے ساتھ متفق ہوں، لیکن اس میں کافرہ عورتوں کے ساتھ مشابہت نہیں ہونی چاہیے، اور اس لیے بھی کہ بالوں کے لمبا ہونے میں انہیں دھونے اور کنگھی کرنے میں تکلف کرنا پڑتا ہے، چنانچہ اگر بال زیادہ اور لمبے ہونے کی بنا پر عورت ان میں سے کچھ کاٹ لے تو یہ اسے کوئی ضرر نہیں دیگا۔

یا اس لیے کہ ان میں سے کچھ بال کاٹنے میں خوبصورتی و جمال ہے جس پر وہ اور اس کا خاوند راضی ہو تو ہمیں اس میں کوئی حرج محسوس نہیں ہوتا، لیکن انہیں بالکل مونڈنا جائز نہیں، صرف کسی بیماری یا علت کی بنا پر مونڈا جا سکتا ہے"

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے" انتہی۔

ماخوذ از: فتاوی المراۃ المسلمۃ (2/515).

شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کے لیے پیچھے سے بال کاٹنے اور اس کی سائڈوں سے نہ کاٹنے اور دونوں طرف کے بال لمبے رہنے دینا جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں بدصورتی اور بالوں کے ساتھ کھیل اور عبث ہے جو کہ اس عورت کی خوبصورتی و جمال تھے۔

اور اس میں کافرہ عورتوں سے مشابہت بھی ہے، اور اسی طرح مختلف قسم کے کٹ، اور کافرہ عورتوں یا حیوانات کے نام کے کٹ بنوانا بھی جائز نہیں مثلا: ڈیانا کٹ (کافرہ عورت کا نام ہے) یا شیر کٹ، یا چوہا کٹ؛ کیونکہ کفار اور حیوانات سے مشابہت اختیار کرنا جائز نہیں، اور اس لیے بھی کہ اسمیں عورت کے بالوں کے ساتھ کھیل اور عبث ہے حالانکہ بال تو اس کی خوبصورتی و جمال ہے" انتہی۔

ماخوذ از: فتاوی المراۃ المسلمۃ (2/516–517).

واللہ اعلم۔